ایک تجزیاتی مطالعہ

شادیوال ساہنواں

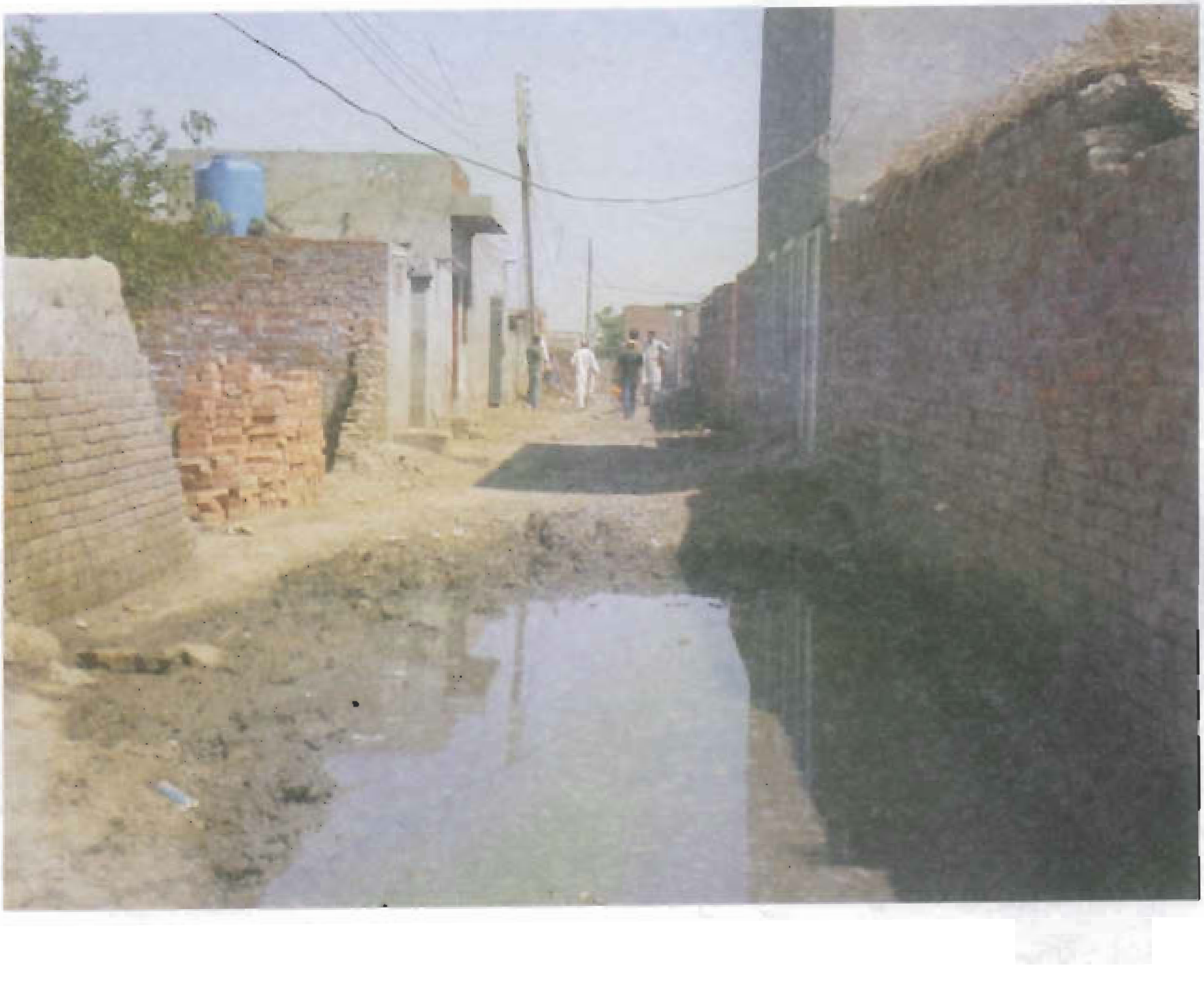

پنجاب اربن ریسورس سینٹر

ایک تجزیاتی مطالعہ

شادیوال ساھنواں

تعداد: 500

دسمبر 2009ء

ناشر: پنجاب اربن ریسورس سنٹر نے شائع کیا۔

یہ تحقیقی کتابچہ عنانزہ حرا نے تیار کیا۔

اس کام میں ان کی معاونت جاوید غزالی، عامر بٹ اور اظہر محمود نے کی ہے۔

لے آؤٹ: مطلوب علی matloobali79@gmail.com

جملہ حقوق: اس تحقیقی کتابچہ کے کسی بھی حصے کو دوبارہ شائع جا سکتا ہے۔بشرطیکہ کتابچے کے اصل پبلیشر کا حوالہ مناسب انداز میں دیا جائے۔

پیش لفظ

پاکستان کے دل اور صوبہ پنجاب کے سب سے بڑے شہر لاہور میں روز بروز بڑھتی ہوئی آبادی بنیادی ضروریاتِ زندگی کے حوالے سے ان گنت مسائل کا سامنا کر رہی ہے، خصوصاً نکاسی آب، پانی، صحت وصفائی اور دیگر ترقیاتی کام عدم توجہ کا شکار ہیں۔ ان مسائل کے حل کے لیے ابھی تک کوئی جامع طریقہ کار (Integrated Mechanism) وضع نہیں کیا جا سکا۔ اشرافیہ اور متوسط طبقہ کسی حد تک ان مسائل کو حکومتی معاونت اور اپنی مدد آپ کے تحت حل کر لیتے ہیں، مگر شہر کا کم آمدنی والا طبقہ ابھی تک ان مسائل سے دوچار ہے۔ لاہور کے مرکزی علاقوں میں تو کسی حد تک حکومتی ادارے کام کر رہے ہیں لیکن مضافاتی علاقوں میں ابھی تک ترقیاتی کام کے حوالے سے کوئی ادارہ خاص توجہ نہیں دے رہا۔ ان محروم آبادیوں کے مسائل کو منظرِ عام پہ لانے اور مسائل کے مناسب حل کے لیے پنجاب اربن ریسورس سنٹر نے تحقیقی سروے کا آغاز کیا ہے۔ تاکہ ان علاقوں کے رہائشیوں کی سماجی ومعاشی ضروریات کے حوالے سے مسائل اور ان کے اعداد وشمار متعلقہ اداروں تک پہنچائے جائیں۔

اس سلسلے میں لاہور کے مضافاتی علاقے ٹھوکر نیاز بیگ کے قریب واقع ایک آبادی "شادیوال سانجواں اور بلال پارک" کا سروے کر کے رپورٹ تیار کی گئی ہے۔

شادیوال ساھنواں

پس منظر 1
مقصد تحقیق ....
تحقیق کا طریقہ کار ....
رہائشی سہولیات 2
مکانات ....
رہائشی دورانیہ اور پس منظر
خاندانوں کا حجم اور نظام ....
مالکانہ حقوق 3
گلیوں اور سڑک کی صورتحال
معاشی صورتحال
پیشوں کی نوعیت 4
کمانے والوں کا تناسب ....
ماہانہ آمدنی واخراجات ....
پینے کے پانی اور صحت و صفائی کا نظام
زیر زمین پانی کی حالت 5
معاون کی طرف سے بائیو سینڈ فلٹر کی تنصیب
نکاسی آب
لیٹرین کی سہولت 6
آلودہ پانی کی نکاسی 7
تعلیم 8
تعلیمی سہولیات 9
صحت کی سہولیات 10
صحت و صفائی کے شعور کی کمی 11
دیگر سہولیات
بجلی ....
گیس ....
ٹیلی فون ....
علاقے کے دیگر اھم مسائل
1. گندا نالہ 12
2. کوڑا کرکٹ 13
3. آمدورفت کا مسئلہ ....
مقامی سطح پر مسائل کے حل کے لئے کاوشیں
شادیوال ویلفئیر سوسائٹی ....
معاون ....

تعارف

شادیوال ساھنواں اور بلال پارک ٹھوکر نیاز بیگ یونین کونسل 118 میں واقع ہے۔ بستی کا کل رقبہ 408 کنال ہے۔ اس وقت اس آبادی میں گھروں کی تعداد 577 کے قریب اور کل آبادی تقریباً 4200 نفوس پر مشتمل ہے۔ بستی کے اردگرد زرعی زمین ہے جہاں سبزیاں، پھل اور جانوروں کے لئے چارہ کاشت کیا جاتا ہے۔ بستی میں زیادہ تر افراد کا تعلق کم آمدنی والے طبقے سے ہے۔

Land Use Map of Shadewal Sahwan Lahore

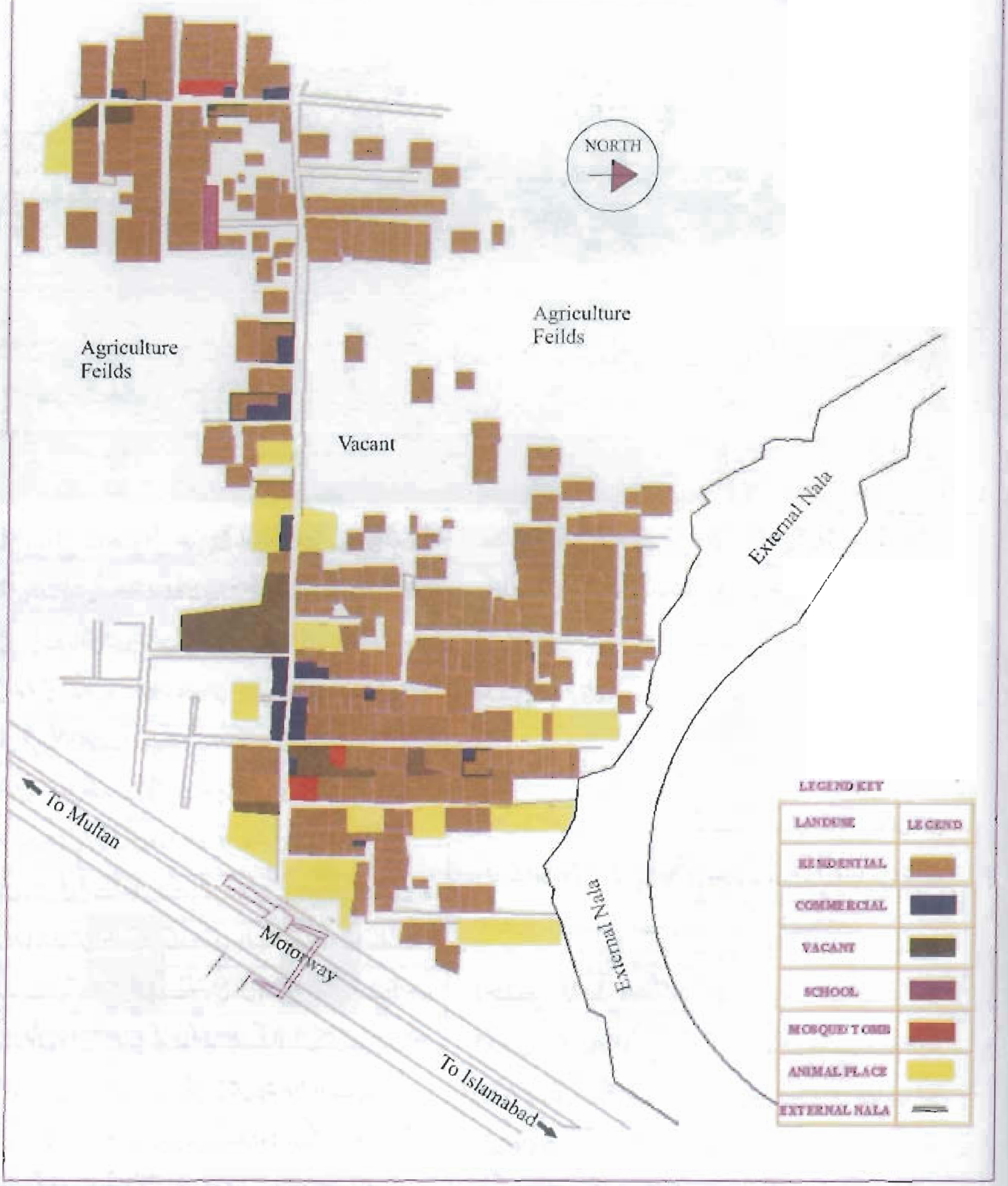

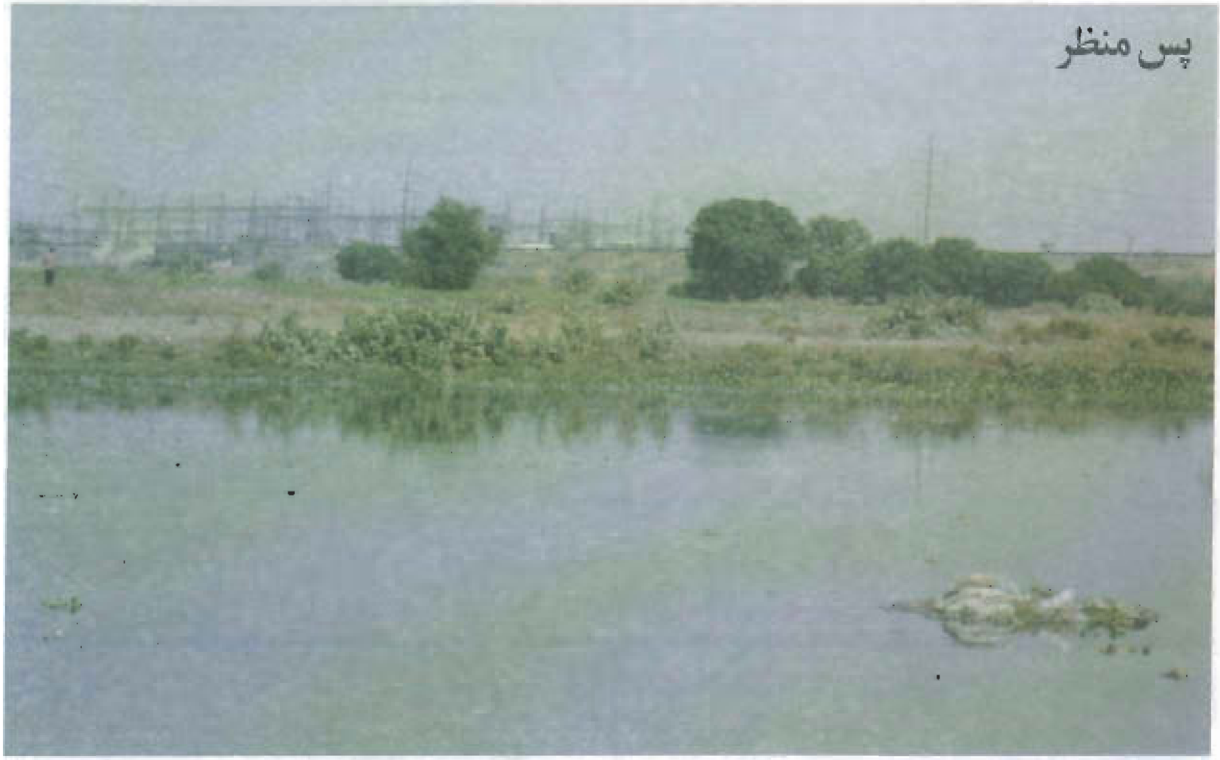

پس منظر

شادیوال ساھنواں دریائے راوی کے کنارے واقع ایک قدیم گاؤں تھا۔ جہاں زیادہ تر زراعت پیشہ غریب افراد رہتے تھے۔ 1988ء میں دریائے راوی میں سیلاب آیا، جس نے اس گاؤں میں تباہی پھیلا دی، لوگوں کے گھر اور ساز و سامان اس سیلاب کی نذر ہو گئے۔ اس وقت وہاں تقریباً200 کے قریب گھر موجود تھے۔ اس تباہی کے بعد بستی کے مکینوں کو کسی نئی جگہ رہنے کے لیے سوچنا پڑا۔ اس بستی میں چونکہ لوگوں کی اکثریت انتہائی غریب تھی لہذا انھوں نے شہری حدود میں،
جہاں زمین کی قیمت آسمان سے باتیں کر رہی تھیں رہنے کی بجائے لاہور کے مضافات میں موٹروے کے دوسری جانب ایک گندے نالے کے کنارے بے آباد زمین خریدنے کو ترجیح دی جو انہیں انتہائی سستے داموں ملی۔ یہ لوگ وہاں کچے پکے گھر بنا کر رہنے لگے اور اس بستی کا نام بھی انہوں نے شادیوال ساھنواں ہی رکھا۔ شروع میں چند سو افراد نے یہاں گھر بنائے اور پھر رفتہ رفتہ اس آبادی میں اضافہ ہوتا گیا۔ گلشن راوی میں آباد غریبوں کی ایک چھوٹی سی بستی جسے LDA نے اپنے فلیٹس کی تعمیر کی وجہ سے بے دخل کر دیا تھا، وہاں کے مکینوں نے بھی اس بستی میں رہائش اختیار کر لی اور اس جگہ کو بلال پارک کا نام دیا۔ اس وقت بلال پارک اور شادیوال ساھنواں ایک دوسرے سے ملحق ایک آبادی کی صورت میں رہائش پذیر ہیں۔

مقصد تحقیق

تحقیق کا مقصد یہ ہے کہ اس علاقے کے حقیقی مسائل کے بارے میں تحقیق کر کے اعداد و شمار اکھٹے کیے جائیں، علاقے کے مسائل کو اجاگر کیا جائے تاکہ ان مسائل کے مناسب حل کے لئے پیش رفت ہو سکے۔

تحقیق کا طریقہ کار

شادیوال ساھنواں اور بلال پارک کی آبادی کے تحقیقی سروے اور اعداد و شمار جمع کرنے کے لئے ایک سوالنامہ تیار کیا گیا جس کی روشنی میں درج ذیل عنوانات کے تحت معلومات اکھٹی کی گئیں۔

- گھروں میں رہائش پذیر خاندان کے ممبران کی تعداد، ان کی تعلیم، پیشہ،

ماہانہ آمدن و اخراجات کی تفصیلات

- علاقے میں موجود انفرا سٹرکچر جیسے پانی، بجلی، سیوریج، سوئی گیس وغیرہ کی حالت اور صحت کی سہولیات کے بارے میں معلومات
- Information related WASH issue
- گھریلو سطح پہ صحت و صفائی کے حوالے سے اختیار کی گئیں تدابیر
- علاقے کے بڑے اور اہم مسائل کے بارے میں معلومات
- علاقے کی ترقی کے لیے مقامی سطح پر سرگرم سماجی تنظیموں اور حکومتی ذمہ داران کی کارکردگی

رہائشی سہولیات

مکانات

سروے کے مطابق 40 فیصد مکانات پختہ ہیں۔ باقی 33 فیصد نیم پختہ اور 27 فیصد کچے ہیں ان میں جھگیاں بھی شامل ہیں جو کہ لکڑی، گھاس پھوس وغیرہ سے بنائی گئی ہیں۔

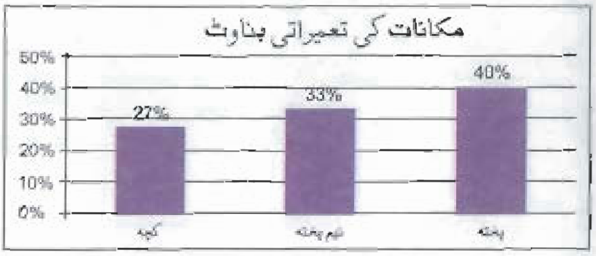

رہائشی دورانیہ اور پس منظر

سروے کے مطابق اس آبادی میں 20 فیصد لوگوں کا عرصہ سکونت ایک سے 5 سال تک کا ہے، اسی طرح 25 فیصد لوگوں کا عرصہ سکونت 5 سے 10 سال، 25 فیصد لوگوں کا 10 سے 15 سال اور 30 فیصد لوگوں کا 15 سے 20 سال تک کا ہے۔

علاقے میں بسنے والوں میں سے 30 فیصد لوگ یہاں آنے سے پہلے لاہور کے مختلف علاقوں میں رہائش پذیر تھے۔ جبکہ دوسرے 30 فیصد لوگ دیگر شہروں سے آ کر آباد ہوئے اور 40 فیصد لوگ یہاں آنے سے پہلے ملک کے دیہاتی علاقوں میں رہتے تھے۔

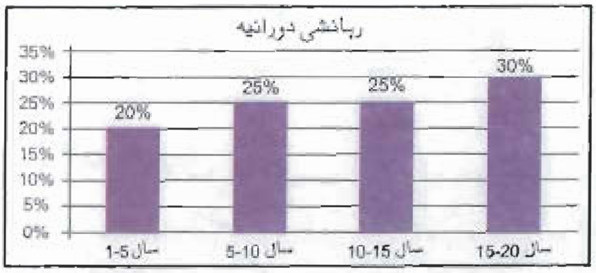

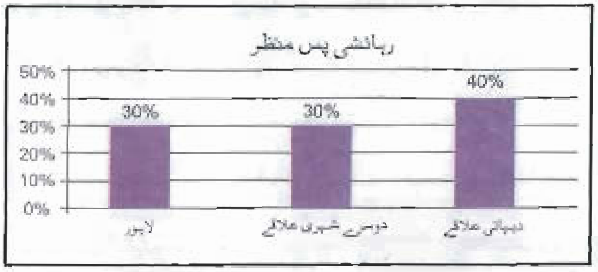

خاندانوں کا حجم اور نظام

علاقے میں 55 فیصد افراد مشترکہ خاندانی نظام اور باقی 45 فیصد افراد یک خاندانی نظام کے تحت رہ رہے ہیں۔ سروے کے مطابق 17 فیصد گھر ایسے ہیں جہاں ہر ایک گھر میں 4 افراد، 10 فیصد گھروں میں 5 افراد، 13 فیصد گھروں میں 6 افراد، 23 فیصد گھروں میں 7 افراد اور بقیہ 37 فیصد گھروں میں 9 افراد رہائش پذیر ہیں۔

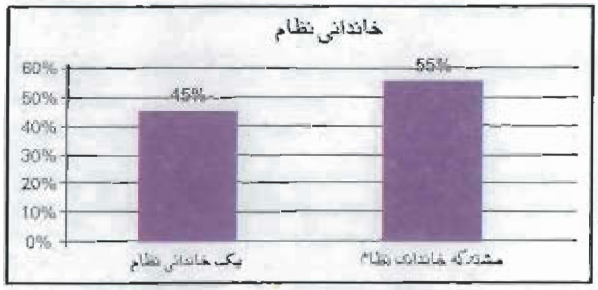

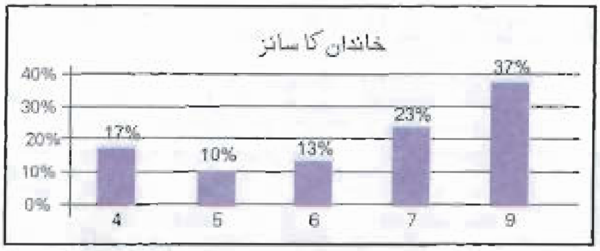

مالکانہ حقوق

سروے کے مطابق 30 فیصد لوگ کرائے کے گھروں میں رہتے ہیں اور جبکہ 70 فیصد لوگوں کے اپنے گھر ہیں۔ یہاں زمین کی قیمت ستر ہزار روپے سے لے کر ایک لاکھ پینتالیس ہزار روپے فی مرلہ ہے۔

گلیوں اور سڑک کی صورتحال

بستی کے آغاز میں 15 فٹ چوڑی ایک کچی سڑک موجود ہے، جہاں ہر وقت گردوغبار اڑتا رہتا ہے۔ اس سڑک کے کنارے مختلف نوع کی دوکانیں موجود ہیں۔ یہ گردوغبار مسلسل ان دکانوں میں بغیر ڈھانپ کے رکھی کھانے پینے کی اشیاء کو آلودہ کرتا رہتا ہے جس سے لوگ بیماریوں کا شکار ہورہے ہیں۔ اس سڑک پر کئی جگہ گڑھے موجود ہیں اور اگر بارش ہوجائے تو ان میں پانی کھڑا ہوجاتا ہے، جس سے علاقے کے مکینوں کو آنے جانے میں مشکل پیش آتی ہے۔ بعض اوقات اس سڑک کے کنارے موجود کھلی نالی کوڑا کرکٹ سے بند ہوجانے کی وجہ سے گندا پانی سڑک پر پھیل جاتا ہے۔ بستی میں گلیوں کی تعداد 40 ہے جن میں سے صرف 4 گلیاں پکی ہیں۔ گلیوں اور سڑک پر روشنی کا انتظام بھی موجود نہیں ہے جس کی وجہ سے رات کے وقت آمدورفت میں مشکل ہوتی ہے۔

معاشی صورتحال

پیشوں کی نوعیت

شادیوال اور بلال پارک میں 3 فیصد رہائشی سرکاری ملازمت کرتے ہیں، 10 فیصد رہائشی کسان اور دوکاندار ہیں اور بقیہ 87 فیصد افراد مزدور طبقے سے تعلق رکھتے ہیں ان کا کوئی مستقل پیشہ نہیں ہے۔ اگر چہ یہ زرعی علاقہ ہے لیکن بہت کم تعداد میں لوگ کاشتکاری کے پیشے سے وابستہ ہیں اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہاں کاشتکاری کے لئے مناسب آبپاشی کا نظام موجود نہیں ہے۔ اکثر لوگ بستی کے کنارے موجود نالے کا پانی موٹر سے پمپ کر کے کھیتوں میں استعمال کرتے ہیں۔ آبادی میں زیادہ تر لوگوں کے پاس مویشی مثلاً گائے، بھینس، بکری وغیرہ ہیں جن کا دودھ بیچ کر وہ اپنا گزر بسر کرتے ہیں۔ لوگ بار برداری کے لئے گدھے اور گھوڑے بھی پالتے ہیں، اور انہیں گدھا یا گھوڑا گاڑیوں میں جوت کر سبزی اور اناج شہری مارکیٹوں تک پہنچاتے ہیں۔ علاقے میں کچھ خواتین نالے کے قریب کوڑا کرکٹ جمع کرتی ہیں اور اس میں سے کارآمد چیزیں اکٹھا کر کے شہر میں جا کر بیچتی ہیں۔

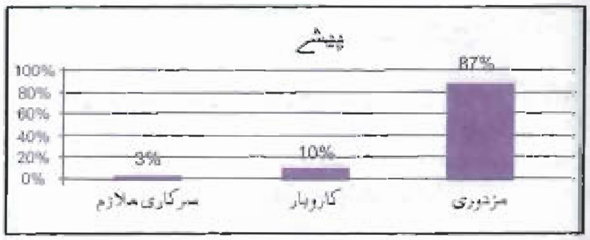

کمانے والوں کا تناسب

سروے کے مطابق اس وقت 53 فیصد گھروں میں صرف ایک فرد کمانے والا ہے، 27 فیصد گھرانوں میں 2 افراد کمانے والے ہیں اور اسی طرح 13 فیصد گھرانوں میں 3 افراد اور 7 فیصد گھرانوں میں 4 افراد کمانے والے ہیں۔ شادیوال سابنواں اور بلال پارک میں روزانہ مزدوری کے مقام تک رسائی کے لئے 17 فیصد افراد کو 10 سے 30 منٹ کا وقت درکار ہوتا ہے، اسی طرح 23 فیصد افراد کو اپنے جائے کار تک پہنچنے کے ایک گھنٹہ سے زائد وقت درکار ہوتا ہے اور اس آبادی کا 60 فیصد حصہ چونکہ محنت مزدوری کرتا ہے اور اس کا مقام روزگار متعین نہیں ہے لہذا ان کا کوئی متعین وقت نہیں ہے اور ان لوگوں کبھی کبھار کام نہ ملنے کی وجہ سے کئی کئی دن تک فارغ بھی رہنا پڑتا ہے۔

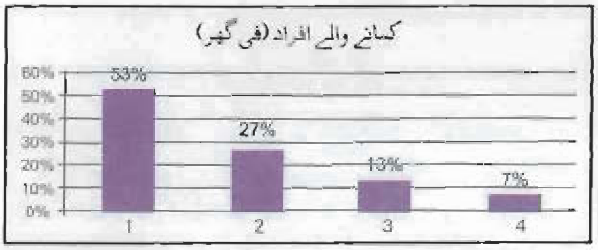

ماہانہ آمدنی واخراجات

سروے کے مطابق اس وقت 40 فیصد افراد کی ماہانہ آمدنی 1000 روپے سے لیکر 5000 روپے تک ہے 40 فیصد باشندے 5100 سے 10000 تک کما لیتے ہیں، 10 فیصد افراد 10,100 سے 15,000 ماہانہ کماتے ہیں اور بقیہ 10 فیصد افراد 15,100 سے 20,000 روپے ماہانہ کما لیتے ہیں۔

اخراجات کے حوالے سے صورتحال یہ ہے کہ 25 فیصد گھرانوں کے ماہانہ اخراجات 5000 روپے، 45 فیصد گھرانوں کے 10,000 روپے، 15 فیصد گھرانوں کے 15,000 روپے، 10 فیصد گھرانوں کے 20,000 روپے اور باقی کے 5 فیصد گھرانوں کے ماہانہ اخراجات 25,000 روپے تک ہیں۔

Money Range	Money Income	Money Expenditure
Rs. 1000-5000	40%	25%
Rs. 5100-10,000	40%	45%
Rs. 10,100-15,000	10%	15%
Rs. 15,100-20,000	10%	10%
Rs. 20,000-25,000	Nil%	5%

پینے کے پانی اور صحت و صفائی کا نظام

پینے کے پانی کی سہولت

پینے کا صاف پانی انسان کی ایک اہم ترین ضرورت ہے جسکے بغیر صحت مند زندگی کا تصور ناممکن ہے۔شادیوال ساہنواں میں سب سے اہم ترین مسئلہ صاف پانی کا فقدان ہے۔یہاں حکومت کی طرف سے کسی قسم کی پانی کی سپلائی کا انتظام نہیں ہے۔ 87 فیصد افراد نے پینے اور روزمرہ استعمال کے لئے اپنے اپنے گھروں میں 60 فٹ سے 200 فٹ کی گہرائی تک بورنگ کی ہوئی ہے اور اس طرح موٹر چلا کر پانی حاصل کر رہے ہیں اور
بقیہ 13 فیصد افراد کے پاس یہ سہولت بھی موجود نہیں بلکہ وہ دوسروں کے گھروں سے پانی لے کر اپنی ضروریات پوری کرتے ہیں۔بستی کے اکثر مکین قریبی مرغزار کالونی سے پینے کا پانی گدھا گاڑیوں پہ لاد کر لاتے ہیں اور استعمال کرتے ہیں۔
سروے کے مطابق علاقے کے 90 فیصد افراد پانی کی مناسب سہولت نہ نے پانی کے حوالے سے کوئی رائے نہیں دی۔

زیر زمین پانی کی حالت

شادیوال ساہنواں اور بلال پارک میں زیر زمین پانی آلودگی کا شکار ہے۔سروے کے مطابق 30 فیصد رہائشی پانی میں بدبو محسوس ہونے کی وجہ سے غیر مطمئن ہیں، 27 فیصد رہائشی پانی کے خراب ذائقہ ہونے، 28 فیصد رہائشی پانی کے رنگ کی تبدیلی کی وجہ سے غیر مطمئن ہیں، اور بقیہ 15 فیصد رہائشی زیر زمیں پانی میں موجود ذرات کے پائے جانے کی وجہ سے غیر مطمئن ہیں۔

پانی کی صورتحال		
Condition of Water Supply	Frequency	Percentage
مطمئن	Nil	-
غیر مطمئن	27	90%
لاتعلق	3	10%

معاون کی طرف سے بائیو سینڈ فلٹر کی تنصیب

شادیوال ساہنواں میں زیرِ زمین پانی کو پینے کے قابل بنانے کے لیے لاہور میں نکاسی آب کے حوالے سے کام کرنے والے ادارے معاون نے گدلے، بدبودار اور مضرِ صحت پانی کو پینے کے قابل بنانے کے لئے نہایت کم خرچ طریقہ متعارف کرایا ہے وہ یہ کہ علاقے میں معاون کی طرف سے ایک فلٹر لگایا گیا ہے جسے "مٹکے والا فلٹر" کہتے ہیں۔ بستی کے مکینوں کو "مٹکے والا فلٹر" بنانے اور لگانے کے حوالے سے تربیت بھی دی گئی ہے۔ چنانچہ اب مقامی لوگ اپنی مدد آپ کے تحت باہم مل کر مزید فلٹر لگا رہے ہیں جس سے وقتی طور پر پینے کے پانی کا مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ لیکن اس کا مستقل حل یہ ہے کہ مناسب سینی ٹیشن کا نظام بنایا جائے اور بستی کے قریب گندے نالے کا ایسا انتظام کیا جائے کہ زیرِ زمین پانی کو مزید آلودگی سے محفوظ کیا جا سکے اور حکومت کی طرف سے پانی فراہم کیا جائے۔

نکاسی آب

لیٹرین کی سہولت

سروے کے مطابق شادیوال ساہنواں اور بلال پارک میں 93 فیصد گھروں میں لیٹرین کی سہولت موجود ہے بقیہ 7 فیصد کھلے کھیتوں کو استعمال کرتے ہیں۔ جن گھروں میں لیٹرین موجود ہے ان میں سے 60 فیصد فلش استعمال کرتے ہیں اور بقیہ 40 فیصد فلش کا استعمال نہیں کرتے۔ اگرچہ آبادی کی اکثریت لیٹرین کا استعمال کر رہی ہے لیکن گھروں کے لیٹرین اور استعمال شدہ آلودہ پانی کے لئے سیور موجود نہیں ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ گلیوں اور خالی پلاٹوں میں یہ گندا پانی چھوڑا جاتا ہے جس سے علاقہ تعفن اور بیماریوں کی آماجگاہ بن چکا ہے۔

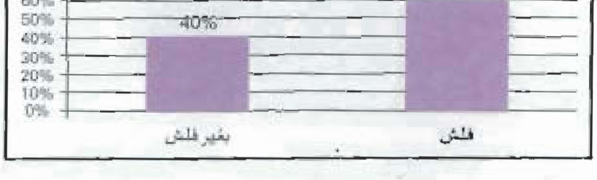

آلودہ پانی کی نکاسی

بیماریوں کے پھیلاؤ کی ایک اہم وجہ نکاسی آب اور صحت وصفائی کا غیر مناسب نظام بھی ہے۔ آلودہ پانی طرح طرح کی بیماریوں کا باعث بنتا ہے۔ اگر بنیادی صحت وصفائی کا نظام درست رکھا جائے اور گندے پانی کی نکاسی کا بہتر انتظام ہوتو بیماریوں کے پھیلاؤ کو روکا جا سکتا ہے۔ شادیوال-ساہنواں میں کل دو گلیاں ایسی ہیں جہاں سیور موجود ہے ایک گلی میں مقامی حکومت کے تعاون سے سیور ڈالا گیا اور دوسری گلی میں معاون تنظیم کی رہنمائی میں لوگوں نے خود اپنی مدد آپ کے تحت سیور ڈالا ہے۔ سروے کے مطابق صرف 5 فیصد گھروں کے ساتھ گلیوں میں سیور موجود ہے اس کے علاوہ 65 فیصد گھروں میں آلودہ پانی کی نکاسی کے لئے لوگوں نے گھروں کے دروازوں کے ساتھ "گھرکیاں" SepticTanks" اور" soaked pits " بنا رکھے ہیں جنہیں آلودہ پانی کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ 30 فیصد لوگ آلودہ پانی کو کھلی گلیوں اور پلاٹوں میں چھوڑ دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے گلیوں میں پانی جمع ہو ہو کر جوہڑ کی شکل اختیار کر جاتا ہے جو لوگوں کے لیے آمدورفت میں رکاوٹ پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ ماحول میں تعفن بھی پیدا کر رہا ہے۔ اس طرح کے جوہڑ مکھیوں اور

نکاسی آب کی صورتحال اور غیر مطمئن ہونے کی وجوہات					
رہائشی عمارت کو نقصان	بدبو	بند ہوتی نالیاں	غیر مطمئن	لاتعلق	مطمئن
50%	20%	30%	50%	20%	30%

مچھروں کی افزائش میں بھی اضافہ کر رہے ہیں اور مکانوں کی بنیادوں کو بھی متاثر کر رہے ہیں ۔

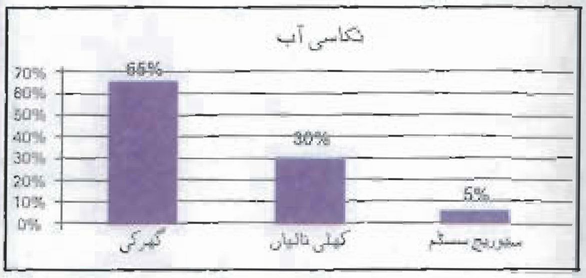

موجودہ نکاسی آب کی صورتحال سے صرف 30 فیصد لوگ مطمئن ہیں، 20 فیصد لوگوں نے اس معاملے میں کوئی واضح رائے کا اظہار نہیں کیا اور جبکہ 50 فیصد رہائشی غیر مطمئن ہیں۔

جو افراد اس صورتحال سے مطمئن نہیں ہیں ان میں سے 30 فیصد افراد نے کوڑا اور گندگی سے بند ہو جانے والے گٹروں اور نالیوں کی شکایت کی ، 20 فیصد افراد بدبو کی وجہ سے بہت پریشان ہیں اور باقی کے 50 فیصد افراد کا کہنا ہے کہ ناقص نکاسی کی وجہ سے گھروں کی بنیادوں کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ ''گھرکی'' یا سیپٹک ٹینک وغیرہ کی بھی صورتحال اچھی نہیں ہے ان سے گندا پانی رس رس کر گلیوں اور پلاٹوں میں پھیل رہا ہے جس سے آمدرفت میں رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے اسکے علاوہ ان سیپٹک ٹینکس کی وجہ سے زیر زمین پانی آلودہ ہو رہا ہے۔ سروے میں یہ بات بھی سامنے آئی کہ لوگوں کو سیپٹک ٹینکس پر 5000 روپے تک خرچ کرنے پڑتے ہیں اور یہ گھرکی زیادہ سے زیادہ تین سال تک کارآمد ہوتی ہے اس کے بعد اسے نئے سرے سے بنانا پڑتا ہے۔ اگر اس کے مقابلے میں گلیوں میں لوگ مل کر رقم اکٹھی کر کے باقاعدہ سیوریج ڈالیں تو انہیں فی گھر اوسطاً 1500 سے 1800 روپے خرچ کرنے پڑیں گے اور اس طرح نہ صرف یہ کہ مسئلہ دائمی طور پر حل ہو جائے گا بلکہ ماحول اور زیر زمین پانی آلودہ ہونے سے بچ جائے گا۔

تعلیم

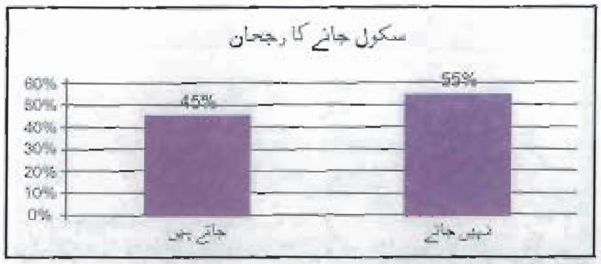

تعلیم کسی بھی علاقے کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہے، تعلیم سے نہ صرف غربت کم ہوتی ہے بلکہ پڑھے لکھے لوگ اپنے ہنر اور وسائل کو بہتر طریقے سے استعمال کر کے اپنا معیار زندگی بہتر بنا سکتے ہیں۔ شادیوال ساہنواں میں تعلیمی سہولیات اور علاقے میں موجود خواندگی کا جائزہ لیا گیا تو درج ذیل صورتحال سامنے آئی۔

سروے کے مطابق اس آبادی میں خواندگی کی شرح انتہائی کم ہے۔ 84 فیصد افراد ان پڑھ ہیں، 10 فیصد کم پڑھے لکھے اور 3 فیصد کا معیار تعلیم انٹر اور گریجوایشن اور باقی کے 3 فیصد افراد کا گریجوایشن سے زیادہ ہے۔ عام طور پہ لوگوں کا رجحان تعلیم کی طرف انتہائی کم ہے، بچیوں کو سکول بھیجنے کا رجحان بھی کم ہے، 4200 کے لگ بھگ آبادی میں سے صرف 45 فیصد گھروں سے بچے تعلیم حاصل کرنے جاتے ہیں۔

شرح خواندگی

Education Level	Frequency	Percentge
ان پڑھ	25	84%
کم پڑھے لکھے	3	10%
F.A/F.S.c	1	3%
More then B.A/B.Sc	1	3%

تعلیمی سہولیات

شادیوال ساہنواں اور بلال پارک میں دو سرکاری پرائمری سکول ہیں جن میں سے ایک لڑکوں کے لیے اور دوسرا لڑکیوں کے لیے ہے۔۔ مڈل اور ہائی کلاس کے لئے بچوں اور بچیوں کو علاقے سے باہر مرغزار کالونی اور اعوان ٹاؤن جانا پڑتا ہے، زیادہ تر بچے سکول پیدل جاتے ہیں اور کچھ سائیکل استعمال کرتے ہیں۔

دوران سروے جب علاقے کے سکولوں میں موجود سہولیات کا تجزیہ کیا گیا تو تسلی بخش صورتحال سامنے نہیں آئی۔ سکول میں پینے کے پانی کی ابتر حالت، کلاس رومز میں فرنیچر کی کمی، لیٹرین میں گندگی، الغرض مجموعی طور پر سکولوں میں صحت وصفائی کا فقدان پایا گیا، خصوصاً لڑکوں کے سکول کی حالت کافی خراب نظر آئی۔ سکول کے اندر اکثر جگہ کو بچوں نے لیٹرین کے طور پر استعمال کیا ہوا تھا لیٹرین میں پانی نہ ہونے کی وجہ سے کافی گندگی تھی حتی کہ سکول میں پینے کے لیے بھی پانی موجود نہیں تھا۔

جب سکول ٹیچر سیف اللہ سے اس صورتحال کے بارے میں استفسار کیا گیا تو انھوں نے بتایا کہ سکول میں بجلی کا میٹر نہ ہونے کی وجہ سے پانی کی موٹر نہیں چلائی جا سکتی لہذا پانی نہ ہونے کی وجہ سے یہ گندگی پیدا ہو چکی ہے۔ حکومت کی طرف سے اس سرکاری سکول میں بجلی کا باقاعدہ انتظام نہیں کیا گیا۔ اساتذہ اور ایک مقامی سماجی کارکن خالد عظیم نے اس حوالے سے ذاتی کوشش کر کے بجلی کی لائن پڑوسیوں سے لے کر سکول کا نظام بحال کیا ہوا تھا لیکن کچھ عرصہ پہلے محکمے نے اس غیر قانونی امر کی وجہ سے بجلی کاٹ دی لہذا اب اس سکول میں 177 کے قریب بچوں کو پانی میسر نہیں ہے۔ اساتذہ کا کہنا تھا کہ بجلی کے میٹر کے لئے درخواست دی ہوئی ہے اور متعلقہ محکمے کی طرف سے عملدرآمد کا انتظار ہے۔

سروے کے مطابق یہاں کے 40 فیصد افراد تعلیمی سہولیات سے پوری طرح مطمئن ہیں، 20 فیصد افراد نے اس سلسلے میں کوئی رائے نہیں دی اور جبکہ بقیہ 40 فیصد افراد غیر مطمئن ہیں۔ تعلیمی سہولیات سے مطمئن نہ ہونے کی وجوہات کے حوالے سے 60 فیصد افراد نے کہا کہ وہ سکول کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتے، 20 فیصد افراد کی رائے کے مطابق سکولوں میں اساتذہ بچوں کو دلچسپی سے نہیں پڑھاتے اور 20 فیصد افراد نے یہ شکایت کی کہ علاقے میں کوئی مڈل یا ہائی سکول نہ ہونے کی وجہ سے بچوں کو دوسری آبادیوں میں جانے کے لیے لمبا فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے۔ علاقے میں "علی اکیڈمی" کے نام سے ایک پرائیویٹ اکیڈمی بھی ہے، جہاں لڑکوں کے سکول کے اساتذہ سکول کے اوقات کے بعد پہلی کلاس سے لے کر انٹر تک کے طلباء کو ٹیوشن پڑھاتے ہیں۔

تعلیمی سہولیات کی صورتحال اور غیر مطمئن ہونے کی وجوہات

لمبا فاصلہ	اساتذہ کی عدم توجہی	ناقابل برداشت فیس	غیر مطمئن	لاتعلق	مطمئن
20%	20%	60%	40%	20%	40%

صحت کی سہولیات

علاقے میں کوئی ہسپتال یا گورنمنٹ کی طرف سے ڈسپنسری یا میٹرنٹی ہوم تک موجود نہیں ہے۔علاقے میں چار پرائیویٹ کلینک ہیں۔لیکن ان کلینکس میں ماہر ڈاکٹرز نہیں ہیں، اور نہ ہی مناسب طبی امداد کے لئے بہتر سہولت موجود ہے۔ڈسپنسر یا ٹیکنیشن لوگوں کا علاج کرتے ہیں جن کی فیس 30 روپے سے 80 روپے تک ہے۔خواتین کی زچگی کی صورت میں علاقے کی دائیاں ان کی مدد کرتی ہیں، لیکن حالت زیادہ بگڑنے کی صورت میں انہیں فوری طور پر بڑے ہسپتال جانا پڑتا ہے، ایمرجنسی میں ہسپتال یا کلینک دور ہونے کی وجہ سے ماں اور بچے کی زندگی کو خطرہ درپیش ہوتا ہے ۔ علاقے کے 17 فیصد لوگ صرف مقامی کلینک سے ہی علاج کرواتے ہیں جبکہ 53 فیصد لوگ بیماری کی صورت میں جناح ہسپتال اور میو ہسپتال جانے کو ترجیح دیتے ہیں تاہم 30 فیصد لوگ مقامی کلینکس اور باہر کے ہسپتالوں میں علاج کرواتے ہیں۔عمومی حالت یہ ہے کہ لوگ چھوٹے موٹے علاج کے لئے تو کلینکس کا استعمال کرتے ہیں لیکن زیادہ بیماری کی صورت میں انہیں بستی کے باہر جانا پڑتا ہے ۔لوگوں کی اکثریت یہ چاہتی ہے کہ بستی کے نزدیک سرکاری ہسپتال یا طبی مرکز ہونا چاہئے۔ سروے کے دوران مقامی کلینک کے ڈسپنسر محمد آصف نے بتایا کہ بستی کی آلودہ فضا اور زیر زمین آلودہ پانی سے لوگوں کی صحت بری طرح متاثر ہو رہی ہے، علاقے میں پانی سے پھیلنے والی بیماریاں مثلاً ہیضہ، پیچش، یرقان اور گردوں کا فیل ہونا وغیرہ کی شرح بڑھ رہی ہے۔اس کے علاوہ سانس ،ناک، گلے کی بیماریاں بھی پھیل رہی ہیں، زیادہ تر بچے ان بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ سروے کے مطابق مجموعی طور پر 17 فیصد لوگ صحت کی سہولیات سے مطمئن ہیں، 70 فیصد لوگ غیر مطمئن ہیں اور بقیہ 13 فیصد لوگوں نے اس معاملے میں کسی رائے کا اظہار نہیں کیا۔جب لوگوں کے عدم اطمینان کی وجوہات پوچھی گئیں تو ان میں سے 35 فیصد لوگوں نے کہا کہ ڈسپنسرز کی فیس ان کی پہنچ سے زیادہ ہے، 40 فیصد لوگوں نے تربیت یافتہ ڈاکٹرز کے نہ ہونے کی شکایت کی اور 25 فیصد لوگوں نے یہ کہا کہ علاقے میں صحت کی ضروری سہولیات کے فقدان کی وجہ سے انہیں علاقے سے دور ہسپتالوں میں جانے کے لیے لمبا فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے۔

طبی سہولیات کی صورتحال اور غیر مطمئن ہونے کی وجوہات

لمبا فاصلہ	ڈاکٹرز کی عدم توجہی	ناقابل برداشت فیس	غیر مطمئن	لاتعلق	مطمئن
25%	40%	35%	70%	13%	17%

صحت و صفائی کے شعور کی کمی

بستی کی عمومی صورتحال یہ ہے کہ لوگ اپنے گردونواح اور ذاتی صحت و صفائی کے حوالے سے کوتاہی برتتے ہیں حتیٰ کہ بچوں کی صحت و صفائی پر بھی توجہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ اکثر بچے ننگے پاؤں کوڑے کرکٹ اور گندگی سے اٹی ہوئی گلیوں میں کھیلتے ہیں، بچوں کے کپڑوں اور ان کے جسم کی صفائی غیر تسلی بخش ہے۔ اکثر گھروں میں باورچی خانے یا صحن میں کھانے پکانے کے لیے مختص کی گئی جگہ گھر میں موجود پالتو جانوروں کے باندھنے کی جگہ کے قریب ہے، اور مختلف پالتو جانور جیسے گدھے، کتے گھروں کے اندر ٹہلتے نظر آتے ہیں خاص طور پر جو گھر گندے نالے کے سرے پہ موجود ہیں وہاں کسی بھی قسم کی احتیاط دیکھنے میں نہیں آئی۔ نالے کے مچھر، مکھیاں اور گندگی کے اثرات گھروں کے مکینوں کو متاثر کر رہے ہیں، نالے کے کنارے واقع اکثر گھروں میں باؤنڈری وال تک نہیں بنی ہوئی۔

دیگر سہولیات

بجلی

حکومت کی جانب سے واحد سہولت بجلی ہے۔ بستی میں 577 گھروں کے لئے دو ٹرانسفارمر نصب کئے گئے ہیں لیکن بستی میں بجلی کی سپلائی کا نظام ناقص ہے۔ کئی گلیوں میں کھمبے موجود نہیں ہیں اور بجلی کی تاریں دیواروں کے ساتھ لٹک رہی ہیں جو کسی بھی وقت حادثے کا باعث بن سکتی ہیں اس کے علاوہ آبادی میں ایسے گھر بھی موجود ہیں جہاں بجلی کے میٹر نہیں لگے ہوئے اور وہ بجلی ہمسایوں کے گھروں سے لے رہے ہیں۔

گیس

شادیوال ساہنواں اور بلال پارک میں گیس کی سہولت موجود نہیں ہے۔ حالانکہ موٹروے کے دوسری طرف مرغزار کالونی اور دیگر آبادیوں میں گیس کی سہولت دی گئی ہے۔ لوگ ایندھن کے لئے جانوروں کے گوبر کی اپلیں اور لکڑی وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں۔

ٹیلی فون

شادیوال ساہنواں میں ٹیلی فون کی سہولت موجود نہیں ہے لہذا بستی کے کچھ لوگ موبائل فون استعمال کرتے ہیں جو ان کو مہنگا پڑتا ہے۔ علاقے کے مکینوں کا کہنا ہے کہ پی ٹی سی ایل کی سروس نہ ہونے کی وجہ سے طلباء انٹرنیٹ کی سہولت سے بھی محروم ہیں۔

علاقے کے دیگر اہم مسائل

پینے کے صاف پانی کی عدم دستیابی اور ناقص نکاسی آب اس علاقے کے اہم ترین مسائل ہیں، اس کے علاوہ دیگر علاقائی مسائل درج ذیل ہیں۔

1 گندا نالہ

شادیوال ساہنواں اور بلال پارک کے جنوب کی طرف ایک گندے پانی کا نالہ بہتا ہے۔ یہ نالہ لاہور شہر کے مختلف علاقوں سے گندے پانی کو جمع کرتا ہوا مرغزار کالونی سے ہوتا ہوا، موٹروے کے نیچے سے اس بستی کے بالکل ساتھ سے بہتا ہوا راوی میں جا کر گرتا ہے۔ اس نالے کی لمبائی مرغزار کالونی سے شادیوال ساہنواں کے اختتام تک 806.56 میٹر ہے۔ نالا بستی کے ساتھ جڑا ہوا ہے کئی گھر نالے کے سنگم پہ واقع ہیں۔ نالے کا جو حصہ بستی کے بالکل ساتھ بہتا ہے اس کی لمبائی 38.74 میٹر ہے۔ نالے کی چوڑائی بستی کے سامنے سے 247 فٹ ہے۔ بستی کا تمام گندا پانی اور کوڑا کرکٹ اسی نالے میں ڈالا جاتا ہے۔ بستی کی طرف سے نالے کا کنارا کچا ہونے کی وجہ سے ایک مقام سے ٹوٹ چکا ہے جس سے گندہ پانی بستی کے کچھ اطراف سے اندر داخل ہو کر جوہڑ کی شکل اختیار کر چکا ہے، جس سے زیر زمین پانی آلودہ ہو رہا ہے۔ اس گندے نالے میں مویشیوں کو بھی نہلایا جاتا ہے، اس کے علاوہ اس پانی کو موٹر سے پمپ کر کے بغیر ٹریٹمنٹ کے کاشتکاری کے لئے بھی استعمال کیا جا رہا ہے۔ جس سے بیماریوں کی شرح میں اضافہ ہو رہا ہے اور آلودہ سبزیاں اور فصلیں شہر کے دیگر باسیوں کی صحت کو بھی متاثر کر رہی ہیں۔ آلودہ پانی کے یہ جوہڑ مکھیوں اور مچھروں کی افزائش گاہ بنے ہوئے ہیں اور علاقے میں بیماریوں کے پھیلاؤ کا باعث ہیں۔

2 کوڑا کرکٹ

بستی میں صفائی کا بہت فقدان ہے، مکین اپنے گردوپیش بکھرے ہوئے کوڑا کرکٹ سے بے نیاز نظر آتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ جب بستی کے اندر داخل ہوتے ہیں تو ہر طرف کوڑا کرکٹ اور جانوروں کے فضلے کے ڈھیر نظر آتے ہیں۔ کوڑا کرکٹ گلیوں میں اور خالی پلاٹوں میں بکھرا نظر آتا ہے۔ بستی کی تقریباً ہر دوسری گلی میں ایک جانوروں کا باڑہ موجود ہے۔ لیکن ان کے فضلے کو رہائشی علاقے سے دور پھینکنے کا کوئی انتظام نہیں، بستی کی اکثر آبادی جانوروں کے گوبر کو کھیتوں میں کھاد کے طور پہ استعمال کرتی ہے۔ بستی کے رہائشیوں کی اکثریت اپنا کوڑا کرکٹ نزدیکی خالی پلاٹ یا گلی میں پھینک دیتی ہے اس کے علاوہ بستی میں موجود گندے نالے کے کناروں کے نزدیک بھی کوڑا کرکٹ کے بڑے بڑے ڈھیر موجود ہیں اور کچرے کا کاروبار کرنے والے بستی کے مکین خصوصاً عورتیں اس کوڑا کرکٹ سے کارآمد چیزیں علیحدہ کرتی ہیں تا کہ مارکیٹ میں لے جا کر اسے بیچ سکیں۔ کوڑے کے ان ڈھیروں پر بچے بھی نظر آتے ہیں جو کہ اپنے بڑوں کے ساتھ کچرے کو علیحدہ کرتے ہیں۔ اس گندے اور آلودہ ماحول میں یہ بچے کئی بیماریوں کو شکار ہو سکتے ہیں۔

3 آمدورفت کا مسئلہ

اس بستی کے مکین موٹروے کے کنارے آباد ہونے کے باوجود ٹرانسپورٹ کی سہولت سے محروم ہیں۔ موٹروے بننے سے پہلے یہ بستی کئی راستوں سے شہر کے دیگر علاقوں سے جڑی ہوئی تھی جس سے یہاں کے مکینوں کی معاشی زندگی پر بہتر اثرات پڑ رہے تھے۔ کسان اپنی سبزیاں، چارہ اور دیگر اجناس آسانی سے منڈیوں تک پہنچاتے تھے مگر موٹروے بننے کے بعد یہ بستی شہر سے ایک طرح سے کٹ کر رہ گئی ہے۔ **موٹروے کے نیچے سے صرف ایک تنگ اور دشوار گذار راستہ بنایا گیا ہے جس کی چوڑائی 5 فٹ ہے**، اس تنگ راستے سے **موٹر سائیکل**، رکشہ اور گدھا گاڑی کے علاوہ کوئی اور بڑی گاڑی علاقے میں داخل نہیں ہو سکتی، چنانچہ کسان صرف گدھا گاڑیاں ہی استعمال کر سکتے ہیں۔ **یہ راستہ ہموار نہیں ہے**، اس پر ڈھلوان اور چڑھائی بھی ہے جس کی وجہ سے جانوروں والی گاڑیاں گذارتے ہوئے انتہائی مشکل ہوتی ہے۔ کسی ایمرجنسی کی صورت میں ایمبولینس، ٹیکسی، ویگن یا بڑی گاڑی شادیوال میں داخل نہیں ہو سکتی۔ بعض اوقات فوری طبی امداد میسر نہ آنے کی وجہ سے مریضوں کو نہیں بچایا جا سکتا کیونکہ شہر کی طرف جانے والا آسان راستہ میسر نہیں ہے۔ یہ تنگ راستہ جو کہ موٹروے کے نیچے سے گذرتا ہے رات کو اندھیرا چھا جانے کے بعد مزید خطرناک ہو جاتا ہے کیونکہ اس میں روشنی کا کوئی انتظام موجود نہیں ہے۔ اس راستے سے گزرتے ہوئے ٹریفک حادثات کے علاوہ چھوٹی موٹی ڈکیتی بھی ہو جایا کرتی ہے۔

اگر چہ متبادل راستے کے طور پر ایک کافی لمبا Over head pedestrian bridge بنا ہوا ہے۔ علاقے کے مکین اس صورتحال سے سخت پریشان ہیں۔ ان کا مطالبہ ہے انہیں مین روڈ پر رسائی کے لیے متبادل راستہ دیا جائے، اس سلسلے میں انہوں نے کئی مرتبہ موٹروے پر احتجاجی دھرنا بھی دیا ہے لیکن متعلقہ اداروں نے کسی بھی دلچسپی کا مظاہرہ نہیں کیا بلکہ ان میں سے کئی مظاہرین کو جیل جانا پڑا۔

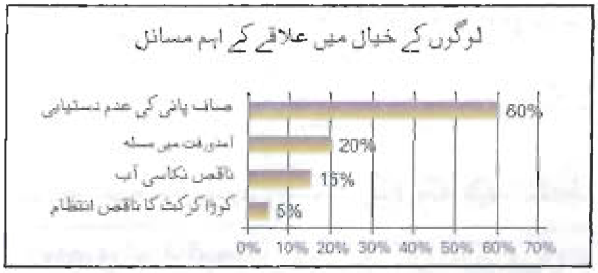

مقامی سطح پر مسائل کے حل کے لئے کاوشیں

شادیوال ساہنواں اور بلال پارک میں لوگ مسائل کے حوالے سے پریشان ہیں اور اس حوالے سے وقتاً فوقتاً مقامی حکومت کے اداروں اور عوامی نمائندوں سے مطالبات کرتے رہتے ہیں۔ لیکن ان کے مسائل عرصہ دراز سے جوں کے توں موجود ہیں۔ لوگ اپنے مسائل کے حل کے حوالے سے یونین کونسلر اور ناظم کی کارکردگی سے سخت مایوس ہیں۔

شادیوال ویلفئیر سوسائٹی

علاقے میں مقامی لوگوں نے علاقے کے مسائل کے حل کے لئے شادیوال ساہنواں ویلفئیر سوسائٹی کے نام سے ایک تنظیم بنائی ہوئی ہے یہ تنظیم کل 12 افراد پر مشتمل ہے اس کے بانی "اسلم سروان"، صدر "مختار جٹ" سیکرٹری "سروان بھٹی" اور "عدنان علی" آفس سیکرٹری ہیں۔
یہ تنظیم لوگوں کے ساتھ مل کر علاقے کی ترقی کے لئے کام کر رہی ہے ابھی تک بجلی کے ٹرانسفارمرز کی تنصیب، مین سڑک کی ہمواری اور دو گلیوں میں سیورڈلوانے اور انہیں پختہ کروانے میں اہم کردار ادا کر چکی ہے۔

معاون

معاون 2002ء سے لاہور اور پنجاب کے دیگر شہروں، قصبات اور دیہی علاقوں میں اپنی مدد آپ کے تحت کم لاگتی نکاس آب کے پروگرام کے فروغ کے لئے کام کر رہا ہے جس میں تکنیکی تربیت اور رہنمائی مفت فراہم کی جاتی ہے۔ اس مقصد کے لئے معاون وقتاً فوقتاً ایسی تنظیموں کی تربیت کا اہتمام بھی کرتا ہے جو اپنے علاقوں میں اس مسئلہ کے حل میں دلچسپی رکھتی ہوں۔ معاون تنظیم نے شادیوال ساہنواں کا نقشہ تیار کر لیا ہے نیز ایک گلی میں اپنی مدد آپ کے تحت لوگوں کو منظم کر کے رہنمائی کرتے ہوئے سیوریج ڈلوایا ہے اس کے علاوہ بستی میں مختلف گلیوں کے مکینوں سے ملاقاتیں جاری ہیں، تاکہ دیگر گلیوں میں بھی اپنی مدد آپ کے تحت لوگ سیوریج ڈالنا شروع کر دیں اس سلسلے میں معاون کی ٹیم ان کو تکنیکی رہنمائی دے رہی ہے۔ بستی میں پینے کے پانی کے فوری حل کے طور پر معاون نے ملکہ فلٹر لگایا ہے جس سے کسی حد تک پانی صاف ہو جاتا ہے اور زیرِ زمین پانی کے مختلف ٹیسٹ بھی کروائے ہیں۔

پنجاب اربن ریسورس سینٹر

پنجاب اربن ریسورس سینٹر نے علاقے کا تحقیقی سروے مکمل کیا ہے تاکہ اس کے مسائل کو اجاگر کیا جائے اور متعلقہ اداروں تک یہ بات پہنچائی جائے۔ اس کے علاوہ پنجاب اربن ریسورس سینٹر نے مقامی ناظم کا انٹرویو بھی کیا ہے اور اس علاقے کے مسائل کے حل کے لئے ان کی توجہ حاصل کرنے کے لئے حکمت عملی وضع کی ہے۔

علاقہ کے مسائل کے حوالے سے موقف

ناظم جناب اکرم گوگا صاحب جو اس علاقے کے با اثر زمیندار بھی ہیں، ان سے پنجاب اربن ریسورس سینٹر کی ٹیم نے ملاقات کی اور ان سے بستی میں موجود بڑے مسائل پر بات چیت کی۔ ان کا کہنا تھا کہ " گندا نالہ واقعی اس وقت سب سے بڑا مسئلہ ہے، ہم نے واسا اور دیگر متعلقہ اداروں سے رابطہ کیا ہے اور اس سلسلے میں کئی میٹنگز بھی ہوئی ہیں اور انہوں نے نالے کو پختہ کرکے اور اس کا رخ بستی سے دور کرنے اور نالے کے ساتھ ایک ٹریٹمنٹ پلانٹ لگانے کے حوالے سے آمادگی کا اظہار بھی کیا ہے لیکن تاحال اس پہ عملدرآمد نہیں ہو سکا۔" اب واسا اس فیصلے پر عملدرآمد کیوں نہیں کر سکا، اور اس میں کیا رکاوٹیں ہیں اس بارے میں وہ کوئی واضح جواب نہیں دے سکے۔ جب ان سے یہ پوچھا گیا کہ بستی کی گلیوں میں اور مین سیور موجود نہیں ہے، اس کے لئے آپ نے کیا اقدامات کئے؟ تو ان کا جواب یہ تھا کہ "اس علاقے کے لوگوں میں صحت وصفائی کا شعور نہیں ہے اگر علاقے میں سیور ڈال بھی دیا جائے تو یہ اسے درست طور پر استعمال نہیں کر سکتے اس کے لیے پہلے لوگوں کو سمجھانے کی ضرورت ہے"۔ انہوں نے بستی میں سیور کے حوالے سے کام کے نہ ہونے کی ایک وجہ یہ قرار دی کہ ترقیاتی فنڈز کا استعمال وزیر اعلیٰ نے ان سے واپس لے لیا ہے، لہٰذا فنڈز ہونے کے باوجود وہ انہیں خرچ نہیں کر سکتے۔

سالڈ ویسٹ کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ "یہ بستی لاہور کے انتہائی مضافات میں واقع ہے، اس کی تو بات ہی الگ ہے ہمارے ہاں تو یہ حالت ہے کہ ٹھوکر نیاز بیگ کے شہری علاقے میں بھی سالڈ ویسٹ کا انتظام لوگوں نے ذاتی طور پر کیا ہوا ہے کیونکہ یہ علاقے LDA, WASA کی حدود میں نہیں آتے اور حکومتی ادارے اس سلسلے میں کچھ نہیں کرتے"۔ جب ان سے یہ پوچھا گیا کہ شادیوال ساہنواں اور بلال پارک میں ترقیاتی کاموں اور ان کے بڑے مسائل کے حل کے حوالے سے مستقبل کا کیا منصوبہ ہے تو اس پر وہ خاموش ہو گئے۔

مسائل کے حل کے لئے تجاویز

1 بستی کے کنارے موجود گندا نالہ ہی دراصل آبی اور فضائی آلودگی کا باعث ہے لہذا اس کے لئے ضروری ہے کہ اس گندے نالے کے کناروں کو پختہ کیا جائے۔ اور دوسرا یہ کہ اس نالے کا رخ بستی سے دور کر دیا جائے۔ اس سلسلے میں ناظم، صوبائی و قومی نمائندوں اور متعلقہ اداروں کو ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ کر کے مسئلے کی سنگینی کی طرف توجہ دینی چاہیے اور جلد ہی کوئی عملی قدم اٹھانا چاہیئے۔

2 بستی میں داخل ہونے والے راستے کا مسئلہ بھی سنگین ہے۔ اس کو اس طرح سے حل کیا جا سکتا ہے کہ متعلقہ ادارے موٹروے کے نیچے سے گذرنے والے زگ زیگ راستے کو سیدھا کر دیں اور وہاں روشنی کا انتظام کر دیا جائے تو وقتی طور پر لوگوں کے لئے آسانی پیدا ہو جائے گی۔

3 علاقے میں موجود کوڑا کرکٹ کے حوالے سے مقامی حکومت ایک جگہ مخصوص کرے اور وہاں سے کچرا صاف کروائے اس سلسلے میں مقامی لوگوں کو بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

4 سیوریج کے حوالے سے مسائل کے حل کے لئے یہ تجویز ہے کہ بستی کی مین سڑک پہ مقامی حکومت کے ادارے مین سیورڈالیں اور گلیوں میں لوگ اپنی مدد آپ کے تحت سیور ڈالیں اس سلسلے میں معاون تنظیم سے رہنمائی لے جا سکتی ہے۔

5 وقتی طور پہ پینے کے پانی کا مسئلہ حل کرنے کے لئے معاون تنظیم نے جو "مٹکے والا فلٹر" متعارف کرایا ہے، اسے آبادی کے دوسرے گھروں میں بھی فروغ دیا جائے تا کہ لوگوں کو پانی کے سلسلے میں کم لاگتی حل میسر ہو سکے۔ یہاں کے لوگوں کو صحت و صفائی کی تربیت دینے کی اشد ضرورت ہے، تا کہ ان میں جراثیم سے بچنے اور اپنے اپنے علاقے کو صاف ستھرا رکھنے کا شعور پیدا ہو سکے۔

6 سکولوں میں بہت ساری بنیادی سہولیات ایسی ہیں جن کو سکول کو ملنے والے سالانہ فنڈز جس کی مالیت علاقے کے ناظم اکرم گوگا کے مطابق 35,000 روپے ہے کا بہتر استعمال کر کے بحال کی جا سکتی ہیں۔ لیکن اسکول انتظامیہ اس فنڈ کو بہتر طریقے سے خرچ کرنے میں کوتاہی برت رہی ہے۔
اس کے علاوہ ایک اور اہم مسئلہ بستی میں لڑکوں کے سکول کو جانے والی گلی کا ہے، جو کہ ناپختہ اور اونچی نیچی ہے، جب بارشوں کا موسم ہو تو پانی جمع ہو جانے کی وجہ سے چھوٹے بچوں کے لئے سکول تک پہنچنا مشکل ہو جاتا ہے۔

7 بستی کے مکین مسائل سے تنگ ہیں اور اپنے طور پر ان مسائل کے حل کے لئے تیار بھی ہیں لیکن مناسب رہنمائی اور حکومتی معاونت نہ ہونے کی وجہ سے علاقے میں ترقیاتی کام کا معاملہ کھٹائی میں پڑا ہوا ہے۔ علاقے کے ناظم، سماجی کارکن، اور رہائشیوں کو مل جل کر علاقے کی بہتری کے لیے کام کرنا چاہیے۔

8 شہری سہولیات مہیا کرنے والے ضلعی حکومت کے اداروں کا کہنا ہے کہ یہ آبادیاں ان کی حدود میں نہیں آتی حالانکہ پچھلے بلدیاتی انتخابات میں اس علاقے کے لوگوں نے اپنے ووٹوں کے ذریعے ضلعی حکومت کے نمائندے منتخب کیئے تھے۔ ضرورت اس امر کی ہے ضلعی انتظامیہ شہر کے مرکزی اور پوش علاقوں میں سارا بجٹ خرچ کرنے کی بجائے ان علاقوں کی طرف بھی توجہ دے۔ اپنے ترقیاتی منصوبوں میں ان علاقوں کو بھی شامل کیا جائے اور آئندہ بجٹ میں ان علاقوں کے لئے ترقیاتی سکیموں کا اعلان کیا جائے۔

پنجاب اربن ریسورس سنٹر (PURC) کا قیام اکتوبر 2001 کو عمل میں لایا گیا۔ اس ادارے کی بنیادیں رکھنے والے ساتھیوں میں ڈویلپمنٹ سیکٹر سے وابستہ ماہرین، عام لوگوں میں کام کرنے والے سماجی کارکن، ماہر تعمیرات و ماہر عمرانیات اور اساتذہ شامل تھے۔

عمومی طور پر پاکستان میں ترقی سے وابستہ منصوبہ بندی کے ضمن میں فیصلوں کو "اوپر" کی سطح پر منظور کرنے کے بعد نیچے بھیجا جاتا ہے۔ ایسی منصوبہ سازی میں کم آمدنی والے طبقوں سے مشاورت کرنا تو در کنار، متعلقہ مفاداتی گروہوں سے بھی بات نہیں کی جاتی۔ ایسی "ترقی" کو غیر نمائندہ کہنا زیادہ درست ہے۔ یہی وجہ ہے کی ایسی "ترقی" موثر طریقے سے شہریوں کے مسائل حل کرنے سے قاصر رہتی ہے۔

پنجاب اربن ریسورس سنٹر عام لوگوں اور شہریوں کی فیصلہ سازی اور منصوبہ بندی میں شرکت کا خواہاں ہے۔ تا کہ اس "ترقی" سے عام لوگوں کے گونا گوں مسائل کا ازالہ ہو سکے۔

جہاں تحقیق کے ذریعے ہم عام آدمی کی مشکلات اور ترقی سے وابستہ مسائل کے بارے میں ایک ویژن بناتے ہیں وہیں ہم غریب نواز حکمتِ عملی کے تحت بذریعہ آگہی اثر انداز ہونے کا جتن کرتے ہیں۔

پنجاب اربن ریسورس سنٹر کے مقاصد میں شامل ہے۔

۱۔ ہر طبقہ اور گروہ سے تعلق رکھنے والے عام لوگوں میں روزمرہ زندگی کے مسائل کے حوالے سے مُکالمہ کی روایت کو فروغ دینا۔

۲۔ "ترقی" کی تمام تر منصوبہ بندی اور فیصلہ سازی میں عام لوگوں اور ماہرین کی شمولیت کے لیئے مہم چلانا۔

۳۔ ترقی، منصوبہ بندی اور پالیسی سازی سے متعلقہ سرکاری، غیر سرکاری اور نجی شعبہ کے اداروں میں شفافیت اور احتساب کی روح کو اجاگر کرنا۔

اس مشق کا مطلب یہ ہے کہ ہم نہ صرف منصوبہ سازی اور پالیسی کو ہدف تنقید بنائیں بلکہ اک متبادل بھی دے پائیں۔ ایسا متبادل جس میں ماحولیات کے ساتھ ساتھ سماجی، تکنیکی، معاشی حوالے سے شہر پر منفی اثر نہ پڑے بلکہ پسماندہ آبادیوں کو فائدہ ہو۔

پنجاب اربن ریسورس سنٹر آج کل یہ کام کر رہا ہے۔

۱۔ روزمرہ کے مائل کے بارے میں معلومات پر مُشتمل اعداد و شمار۔

۲۔ تحقیق۔

۳۔ متعلقہ دستاویزات اور مطبوعات۔

۴۔ آکٹھ برائے بحث و مُباحثہ۔

۵۔ ڈویلپمنٹ سے وابستہ مختلف عناصر کے ساتھ میلن ورتن بڑھانا اور ان کے کام سے آگاہ ہونا۔

۶۔ دیگر مطبوعات اور ماہانہ نیوز لیٹر "اربن نیوز"۔

پنجاب اربن ریسورس سنٹر (PURC)

50/17 حبیب اللہ روڈ، لاہور

www.purclhr.org